قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 29 جنوری 2022ء | 25 جمادی الثانی 1443 ہجری قمری | 29 صلح 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:25

ارشادِ باری تعالیٰ

اَلَّذِیۡنَ اِنۡ مَّکَّنّٰہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَ اَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ نَہَوۡا عَنِ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَ لِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الۡاُمُوۡرِ ﴿۴۲﴾

(الحج: 42)

ترجمہ: جنہیں اگر ہم زمین میں تمکنت عطا کریں تو وہ نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں اور ہر بات کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

’’صرف یہی نہیں کہ خود ہی مسجد میں آنا ہے بلکہ اپنی اولادوں کو بھی مسجد میں لانا ہے اور ان کا بھی مسجد سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ ان کو بھی ایک خدا کی عبادت کی طرف توجہ پیدا کروانی ہے۔ ان کی بھی اس نہج پہ تربیت کرنی ہے کہ ان کو بھی احساس ہو کہ ان کا اوڑھنا بچھونا نمازوں میں ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں ہے۔ اس معاشرے میں جہاں وہ رہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ان کی تربیت کرنی ہو گی، ان کو برے بھلے کی تمیز سکھانی ہو گی۔ اگر اپنے گھر سے ہی نیکیوں کو پھیلانے اور نمازوں کو قائم کرنے کی کوشش کریں گے تو پھر تو کامیابی ہوگی۔ اگر نہیں کریں گے تو اس کا باہر بھی کوئی اثر نہیں ہو گا۔ کوئی دعوت الی اللہ بھی کارگر نہیں ہو گی۔ اگر ہر عہدیدار خواہ وہ جماعتی عہدیدار ہو یا ذیلی تنظیموں انصار، خدام یا لجنہ کے عہدیدار ہوں۔ ان نیکیوں اور عبادتوں کو اپنے گھروں میں رائج نہیں کریں گے تو باہر بھی کوئی آپ کی بات نہیں سنے گا۔ انقلاب لانے والے پہلے اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرتے ہیں۔ وہی قوم ترقی کرتی ہے جن کے لیڈروں کے اپنے نمونے اعلیٰ ہوں، جن کے عہدیدار خود مثالیں قائم کرنے والے بنیں۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جماعت کے ہر فرد پر، ہر بچے پر، ہر بڑے پر، ہر عہدیدار پر کہ اللہ تعالیٰ کے انعام کی قدر کرتے ہوئے پاک نمونے دکھائیں۔ عبادتوں کے معیار قائم رکھیں تاکہ سب سے بڑی نعمت جو خلافت کی نعمت ہے وہ آپ میں ہمیشہ قائم رہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ یکم اکتوبر 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- یار سے ملنا تو بس دل سے نظارے کرنا (منظوم)
- Live Well with Less (اداریہ)
- حیاتِ مسیح۔۔۔چند فکر انگیز سوالات
- خلیفہ وقت کی دعاؤں کا ثمر۔ تحدیث نعمت

فرمانِ رسول ﷺ

فرض کی کمی نوافل سے پوری کرو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا رب عزّوجلّ فرشتوں سے فرمائے گا حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے کہ میرے بندے کی نماز کو دیکھو کیا اس نے اس کو مکمل طور پر ادا کیا تھا یا نامکمل چھوڑ دیا تھا۔ پس اگر اس کی نماز مکمل ہو گی تو اس کے نامہ اعمال میں مکمل نماز لکھی جائے گی۔ اور اگر اس نماز میں کچھ کمی رہ گئی ہو گی تو فرمائے گا دیکھیں کیا میرے بندے نے کوئی نفلی عبادت کی ہوئی ہے۔ پس اگر اس نے کوئی نفلی عبادت کی ہو گی تو فرمائے گا کہ میرے بندے کی فرض نماز میں جو کمی رہ گئی تھی وہ اس کے نفل سے پوری کر دو۔ پھر تمام اعمال کا اسی طرح مواخذہ کیا جائے گا۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب قول النبی ﷺ کل صلوٰۃ لا یتمہا صاحبہا تتم من تطوعہ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

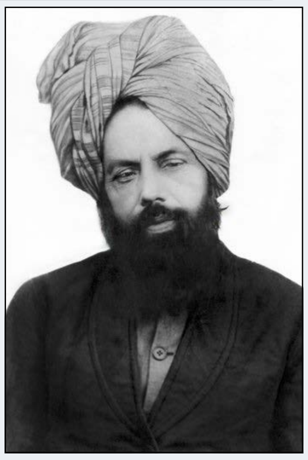

وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں

ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور! نماز کے متعلق ہمیں کیا حکم ہے۔ فرمایا:

’’نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمیں نماز معاف فرما دی جاوے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں۔مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے۔ تو آپؐ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں ہے تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلّت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا۔ اس سے اپنی حاجات کا مانگنا، یہی نماز ہے۔ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تُو ایسا ہے۔ اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا، پھر اس سے مانگنا۔ پس جس دین میں یہ نہیں، وہ دین ہی کیا ہے۔ انسان ہر وقت محتاج ہے۔ اس سے اس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے اور اس کے فضل کا اسی سے خواستگار ہو۔ کیونکہ اسی کی دی ہوئی توفیق سے کچھ کیا جا سکتا ہے۔ اے خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم تیرے ہو جائیں اور تیری رضا پر کاربند ہو کر تجھے راضی کر لیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت، اسی کا خوف اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 188-189 ایڈیشن 1988ء)

یار سے ملنا تو بس دل سے نظارے کرنا

یار سے ملنا تو بس دل سے نظارے کرنا
نیچی نظروں سے محبت سے پُکارے کرنا

چاہتیں کھینچ کے لے آتے ہیں محبوب کی جو
سوچ کر ایسے ہی انمول اشارے کرنا

دورِ ظلمت میں اندھیروں کے مقابل آ کر
اپنے اشکوں کو ہر اِک راہ کے تارے کرنا

دشتِ صحرا کی مسافت میں مسافر میرے
آسماں چھتری تو آنکھوں کو فوارے کرنا

کسی بھی حال میں دنیا نہیں جینے دیتی
اِس میں رہنا ہے تو پھر اِس سے کنارے کرنا

سارا جنگل ہے یہ سانپوں سی بلا کا مسکن
شیر دل رہ کے دعاؤں کو سہارے کرنا

اپنے دلبر کی محبت کے سمندر میں عبادؔ!
ڈوب کر اُس کی اداؤں کے نظارے کرنا

عبدالجلیل عباد۔ جرمنی

دربارِ خلافت

مشکلات دور کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہئے اور اس کے ہر ہر لفظ پر غور کرنا چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت منشی برکت علی خان صاحبؓ اپنی ایک مبارک خواب یوں بیان فرماتے ہیں۔ ان کا بیعت کا سن 1901ء ہے اور اُسی سال انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت بھی کی۔ کہتے ہیں 1901ء کے شروع میں جبکہ مردم شماری ہونے والی تھی، حضور نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں درج تھا کہ جو لوگ مجھ پر دل میں ایمان رکھتے ہیں، گو ظاہراً بیعت نہیں کی ہو، وہ اپنے آپ کو احمدی لکھوا سکتے ہیں۔ اُس وقت مجھے اس قدر حسنِ ظن ہو گیا تھا کہ میں تھوڑا بہت چندہ بھی دینے لگ گیا تھا اور گو مَیں نے بیعت نہ کی تھی لیکن مردم شماری میں اپنے آپ کو احمدی لکھوا دیا۔ مجھے خواب میں ایک روز حضور کی زیارت ہوئی۔ صبح قریباً چار بجے کا وقت تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ حضور برابر والے احمدیوں کے کمرہ میں آئے ہیں۔ چنانچہ مَیں بھی حضور سے شرفِ ملاقات حاصل کرنے کے لئے اُس کمرے میں گیا اور جا کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ عرض کی۔ حضور نے جواب دیا: وعلیکم السلام اور فرمایا۔ برکت علی! تم ہماری طرف کب آؤ گے؟۔ مَیں نے عرض کی حضرت! اب آ ہی جاؤں گا۔ حضور اُس وقت چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ جسم ننگا تھا سر کے بال ننگے اور پیٹ بھی نظر آ رہا تھا۔ اُس وقت کے چند روز بعد میں نے تحریری بیعت کر لی۔ یہ نظارہ مجھے اب تک ایسا ہی یاد ہے جیسا کہ بیداری میں ہوا ہو۔ اُس کے بعد جلسہ سالانہ کے مقام پر میں نے دارالامان میں حاضر ہو کر دستی بیعت بھی کر لی۔ اُس وقت میں نے دیکھا کہ حضور کی شبیہ مبارک بالکل ویسی ہی تھی جیسی کہ میں نے خواب میں دیکھی تھی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد اتفاقاً میں اُس مہمان خانے میں اترا ہوا تھا جس میں اب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سکونت پذیر ہیں۔ (یہ گھر مسجد اقصیٰ کے قریب ہی ہے)۔ کہتے ہیں مَیں ایک چارپائی پر بیٹھا تھا کہ سامنے چھت پر غالباً کسی ذرا اونچی جگہ پر حضور آ کر تشریف فرما ہوئے۔ نہا کر آئے تھے، بال کھلے ہوئے تھے۔ جسم ننگا تھا۔ یہ شکل خصوصیت سے مجھے ویسے ہی معلوم ہوئی جو مَیں خواب میں دیکھ چکا تھا۔ اور مجھے مزید یقین ہو گیا کہ یہ خواب اللہ تعالیٰ نے میری ہدایت کے لئے مجھے دکھلایا تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 4 صفحہ 138-139 روایت حضرت منشی برکت علی صاحبؓ)

حضرت خیر دین صاحبؓ ولد مستقیم صاحب فرماتے ہیں۔ (ان کا بیعت کا سن 1906ء ہے اور زیارت بھی 1906ء میں کی) کہ ایک دن نیند میں خاکسار نے آسمان سے ایک آواز سنی کہ نور الدین کا نام فرشتوں میں عبدالباسط ہے۔ یہ واقعہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپؓ نے ہنستے ہوئے (یہ حضرت خلیفۃ اوّل کے بارے میں ہے) فرمایا کہ مجھے بھی معلوم ہے کہ میرا نام عبدالباسط ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 157-158 روایت حضرت خیر دین صاحبؓ)

حضرت خیر دین صاحبؓ ولد مستقیم صاحب ہی کی روایت جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ (پہلے مَیں نے بتا دیا ہے کہ انہوں نے 1906 میں بیعت کی ہے۔) کہتے ہیں جب آپ نے خلعتِ خلافت پہنا اور حضور نے ابتدائی تقریر مسجد مبارک میں شروع کی تو اُس وقت آپ کی ران مبارک پر پھوڑا تھا اس لئے آپ کے لئے کرسی لائی گئی۔ چنانچہ آپ نے تقریر شروع کی۔ اُس وقت خاکسار سیڑھیوں کے سامنے مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ تمام مسجد بھری ہوئی تھی۔ اُس وقت میری حالت نہ نیند میں تھی نہ اونگھ میں، بلکہ میں اچھی طرح بیداری کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ سورج کی روشنی بدل کر کوئی اور ہی روشنی آ گئی ہے۔ وہ روشنی ایسی لذّت اور سرور والی ہے کہ جس کی کیفیت بیان نہیں ہو سکتی۔ اُس کے سرور اور لذّت کا میں اندازہ نہیں کر سکا۔ دیکھتے دیکھتے مسجد کا وجود بھی جاتا رہا اور مجلس بھی غائب ہو گئی۔ صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا وجود آنکھوں کے سامنے ایک ستارے کی طرح بنا ہوا نظر آتا ہے جو اُس نور میں گھوم رہا ہے۔ بہت دیر تک یہی حالت دیکھتا رہا مگر کس حالت میں نہ نیند ہے نہ اونگھ، بلکہ ٹھیک طرح مجلس میں بیٹھا بھی ہوا ہوں اور یہ نظارہ روحانی بھی دیکھ رہا ہوں۔ کچھ دیر کے بعد اچانک یہ حالت ہونے لگی۔ اسی طرح مسجد دکھائی دینے لگی۔ اسی طرح لوگ، اُسی طرح حضرت اقدس دکھائی دینے لگ گئے۔ کہتے ہیں یہی نور جو اُس وقت خاکسار نے حضرت اقدس کے ارد گرد دیکھا جو اُس وقت ایک ستارے کی شکل میں تھے برابر گیارہ دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اس حالت میں ہر وقت دیکھتا رہا۔ جدھر آپ جاتے تھے ادھر ہی وہ نور دائیں بائیں آگے پیچھے رہتا تھا۔ مَیں جس حالت میں ہوتا تھا، اُسی حالت میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو اُس نور کے اندر دیکھتا تھا خواہ مَیں گھر میں ہوتا یا باہر کام کر رہا ہوتا یا یونہی بیٹھا ہوتا۔ کھانا کھا رہا ہوتا یا باتیں کر رہا ہوتا۔ (مختلف وقتوں میں ان پر یہ کشفی حالت طاری ہوتی رہتی تھی) کہ وہ نور اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ مجھے دکھائی دیتے ہی رہتے۔ کہتے ہیں یہ نظارہ متواتر گیارہ دن تک دیکھتا رہا۔ ایسا کشف نہ میں نے کبھی سنا ہے نہ کبھی اتنا لمبا دیکھا ہے۔ یہ صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت اور نور نبوت کا اثر ہے کہ میرے جیسے معمولی انسان بھی اس قدر بڑے اور اتنے اتنے لمبے کشف دیکھتے ہیں۔ یہ کشف بھی گویا اس آیتِ کریمہ کے ماتحت ہے جس میں کہ لکھا ہے کہ پاک اور نیک لوگوں کو ایک نور ملے گا جیسا کہ سورۃ تحریم کی یہ آیت فرمائی ہے، نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ (التحریم:9)۔ دوسری آیت شریف میں یہ ہے کہ جس کو اس دنیا میں نور نہیں ملتا اُس کو قیامت میں کیونکر ملے گا۔ گویا خدا تعالیٰ نے مجھے یہ بتایا کہ یہ تمہارا خلیفہ اُن برگزیدہ لوگوں میں سے ہے جن کو کہ قیامت کے دن نور ملے گا۔ اور اس دنیا میں بھی یہ شخص اپنے خدا کے نور میں ہی رہتا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 158-159 روایت حضرت خیر دین صاحبؓ)

حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ فرماتے ہیں جن کی بذریعہ خط جنوری 1902ء کی بیعت ہے اور دسمبر 1902ء میں دستی بیعت کی۔ کہتے ہیں مجھے دکھایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے میری محافظت پر مقرر کئے ہیں۔ ایک کا نام محمد صدیق ہے اور میرے والد صاحب کی شکل پر ہے، اور دوسرے کا نام غلام صمدانی ہے۔ مصائب اور تکالیف کے وقت پھر فرشتہ سامنے متشکل ہو کر نظر آتا ہے اور والد نے کہا کہ دو بار کم از کم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الفاتحہ:2) پڑھا کرو جس پر مَیں ہر نماز میں عمل کرتا ہوں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 201 روایت حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ)

یعنی نماز میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الفاتحہ:2) جو ہے وہ دو دفعہ پڑھتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ناں کہ حقیقی تعریف کے لائق تو اللہ تعالیٰ ہی ہے اور یہ حمد ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے قریب کرتی ہے، اس سے تعلق پیدا کرنے کے لئے، مشکلات دور کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہئے اور اس کے ہر ہر لفظ پر غور کرنا چاہئے۔

(خطبہ جمعہ 7/ دسمبر 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اداریہ

Live Well with Less

ایک دن روزانہ کی سیر کے دوران خاکسار کے قریب سے معروف زمانہ سُپر اسٹور اور شاپنگ مال Sainsbury کی ویگن گزری جو غالباً اپنے اسٹور کا سامان لے جارہی تھی۔ جس پر نام کے نیچے اس کا لوگو (Logo) یوں درج تھا: Live well with less جس کا ترجمہ یوں کیا جا سکتا ہے کہ کم لاگت کے ساتھ اچھی زندگی بسر کرو۔ ایک اور طرح دیکھیں تو یہ اردو محاورہ بھی اس کا ترجمہ بن سکتا ہے یعنی کم خرچ بالا نشین۔ اس کے علاوہ اس پُر حکمت لوگو میں قناعت کے ساتھ زندگی گزارنے کی طرف بھی اشارہ ہے۔ ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ بڑی بڑی فرمز اور کمپنیوں کے لوگو (Logo) ذومعنی ہوتے ہیں اور ان میں ہماری روزمرہ زندگی کے لئے بہت گہرے سبق پنہاں ہوتے ہیں۔ گزشتہ سال رمضان کے حوالہ سے خاکسار نے Lidl کے لوگو When it's gone its gone. پر آرٹیکل لکھا تھا۔ سُپر اسٹور کے مختلف ریکس پر یہ عبارت کہہ رہی تھی کہ جلدی کریں جب یہ اشیاء یہاں سے چلی گئیں تو پھر آپ ہاتھ ملتے رہ جاؤ گے۔ جس پر خاکسار نے لکھا تھا کہ رمضان سے جو کمانا ہے کما لو جب یہ چلا گیا تو پھر تم اس سے کچھ حاصل نہ کر پاؤ گے۔ اور یہ مفہوم ایک حدیث میں بھی بیان ہوا ہے۔

زیر نظر Sainsbury کا یہ لوگو بھی ہماری روحانی اور اخلاقی زندگی میں سبق آموز ہے۔ یہ کمپنی تو اپنے متعلق یہ کہہ رہی ہے کہ ہم سے کم لاگت اور قیمت پر خرید و فروخت کر کے اچھی زندگی گزارو۔ لیکن ہم جب اس کو اپنی مادی و روحانی زندگی پر چسپاں کرتے ہیں تو ایک لازوال حقیقت ہماری آنکھوں کے سامنے آ کھڑی ہوتی ہے۔

قبل اس کے کہ میں اپنی خدا داد سوچ کو آگے بڑھاؤں، ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مادی اور روحانی معنوں میں اپنی زندگیوں کے حوالہ سے اس ماٹو کا ترجمہ کروں اور وہ یہ ہے کہ کم بوجھ و وزن کے ساتھ آسودہ زندگی بسر کرو۔

ہم بارہا اپنی زندگیوں میں دیکھتے ہیں کہ انسان سہولت پسند واقع ہوا ہے وہ اپنے ساتھ معمولی بوجھ کو نہ پسند کرتا ہے اور نہ ہی برداشت کرتا ہے، حتیٰ کہ وہ موسم کے مطابق اپنے لباس کو بھی ہلکا پھلکا رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہم جب پاکستان میں تھے تو بعض لوگوں نے اپنی خوبصورت سائیکل کے مڈگارڈز اتار رکھے ہوتے تھے۔ پوچھنے پر کہ یہ خوبصورت سائیکل بھدی کیوں کی ہوئی ہے تو جواب ملتا کہ ایسا کرنے سے اس کا وزن ہلکا ہوجاتا ہے اور چلاتے وقت زور کم لگتا ہے۔ دیہاتوں میں جہاں سڑکیں کچی اور ناہموار ہوتی ہیں وہاں یہ نظارہ دیکھنے کو اکثر ملتا ہے۔ بعض دودھ کا کاروبار کرنے والوں نے تو اپنا موٹر سائیکل اسی طرح کا بنایا ہوتا ہے۔

انسان کی زندگی ایک سفر ہے۔ اور وہ ایک گاڑی پر سوار ہے۔ جب بھی اس کا آخری اسٹیشن آ جاتا ہے وہ نیچے اتر جاتا ہے یا اتار لیا جاتا ہے۔ گویا اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ انسانی سفر کی بات چلی ہے تو یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہم سفر پر جاتے وقت اپنے سازوسامان کو کم سے کم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ سفر میں ضرورت سے زیادہ بوجھ نہ اٹھایا جا سکے۔ حتیٰ کہ ہم میں سے اکثر ایسی اشیاء کو اپنے سازوسامان سے نکال باہر کرتے ہیں جن کے متعلق ہمیں یقین ہوتا ہے کہ اگلے گھر میں یہ چیزیں ہمیں بآسانی مل ہی جائیں گی جیسے سلیپر، تولیہ وغیرہ۔ اور اگر ہوائی جہاز کے سفر کو لیں تو وہاں تو اپنے ساتھ لے کر جانے والے سامان کا وزن بھی محدود ہوتا ہے جو آپ کے Travelling documents پر درج ہوتا ہے۔ اس سے زائد سامان اگر آپ ساتھ لے کر جانا چاہتے ہیں تو اس کی زائد ادائیگی کرنی پڑتی ہے۔ اور وہ Excess luggage یا Excess baggage کہلاتا ہے جسے نکال باہر کیا جاتا ہے۔ اور جہاز کا عملہ عموماً یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ جہاز اتنا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔

اس موضوع کو اگر ہم اپنی روحانی زندگیوں پر چسپاں کریں تو عنوان بالا Live well with less کا محاورہ دو اور دو چار کی طرح پورا اترتا نظر آتا ہے۔ قرآن، حدیث اور دینی تعلیمات کی کتب میں جن بداعمالیوں اور بداخلاقیوں کا ذکر کیا گیا ہے جیسے جھوٹ، کذب بیانی، تکبر و غرور، حق تلفی، حسد، بغض و کینہ، تجسس، عیب جوئی، خیانت و بددیانتی، بدنظری، چغلی وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب Excess luggage ہیں جو انسان اپنی روحانی زندگی میں اپنے ساتھ اٹھائے رکھتا ہے۔ اللہ، اس کے رسولؐ، اس کی کتاب اور اس کے پیارے مذہب اسلام کی روشن تعلیم کی طرف اگر تیزی سے قدم اٹھاتے ہیں اور اپنے سفر میں سرعت لاتی ہے تو ان برائیوں کو جو محض اور محض ایک بوجھ کی شکل رکھتی ہیں اپنے سے الگ کرنا ہوگا۔ اور انسان بھی روحانی پرواز کرتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تو ہر احمدی کو Airoplane قرار دیا ہے اور فرمایا ہے احمدی وہ پرندہ ہی نہ بنے جو صرف اکیلا ہی اڑتا رہتا ہے بلکہ ہوائی جہاز بنے جو خود بھی پرواز کرتا ہے اور اپنے ساتھ دوسرے مسافروں کو بھی لے جاتا ہے۔ اور اب اگر ہوائی جہاز کے عملے کے ان الفاظ پر غور کریں جو اکثر کہتے سنے جاتے ہیں کہ زائد سامان نکال دیں جہاز اتنا بوجھ برداشت نہیں کر پائے گا۔ تو انسان بھی روحانی پرواز کرتے وقت برائیوں کا بوجھ جو انسانی زندگی کے لئے بوجھ ہیں اتار کر ہلکا پھلکا ہو کر سفر کرے گا تو سفر بھی خوشگوار رہے گا اور زندگی بھی آسودہ ہوگی۔ پس اگر ہم خوشگوار اور ہنسی خوشی زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو Live well with less کے اصول کو اپنانا ہوگا اور اپنی زندگیوں میں قناعت سے رہنے کی اچھی اور فائدہ مند عادت ڈالنی ہوگی۔ برائیوں، بدیوں اور خرابیوں سے اپنے آپ کو دور رکھ کر اچھے اور نیک اعمال جو عین قرآنی و اسلامی تعلیم کے مطابق ہیں کو اپنی زندگی کا حرز جان بنانا ہوگا۔ یہی ہماری غذا ہوگی اور یہی ہمارے لئے تیل اور موبل آئل کا کام کرے گا جو ہمارے جسمانی پرزوں کو سفر میں رواں رکھنے کا کام دے گا۔

(ابوسعید)

عبدالسمیع خان۔ جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا

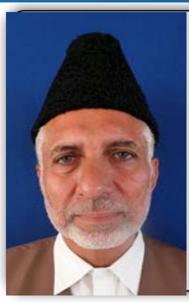

حیاتِ مسیح۔۔۔ چند فکر انگیز سوالات

کافی ہے سوچنے کو اگر کوئی اہل ہے

- کیا قرآن کریم میں کوئی ایسی آیت موجود ہے جس میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے مادی جسم سمیت زندہ آسمان پر جانے کے الفاظ موجود ہوں؟
- کیا اسلام کے تمام فرقوں کی کتب حدیث میں کوئی ایسی حدیث موجود ہے جس میں حضرت مسیحؑ کے مادی جسم سمیت زندہ آسمان پر جانے کے الفاظ موجود ہوں؟
- کیا انجیل میں کوئی ایسی آیت خدا کی طرف سے موجود ہے کہ ہم نے مسیح کو مادی جسم سمیت زندہ آسمان پر اُٹھا لیا؟
- تاریخ عالم میں مسیح کا زندہ آسمان پر جانا اور کم از کم دو ہزار سال قیام کرنا ایک بہت ہی منفرد معجزہ ہے۔ کیا کسی الہامی کلام میں اس کا ذکر ملتا ہے؟
- کیا قرآن کی کوئی آیت مسیحؑ کے آسمان پر جانے کے بعد کے حالات کی خبر دیتی ہے؟ مثلاً ان کے کھانے پینے، لباس پہننے، سونے جاگنے وغیرہ کے متعلق؟۔ اس بارے میں قرآن کہتا ہے وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ (الانبیا: 9)یعنی ہم نے نبیوں کا جسم ایسا نہیں بنایا کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں
- زندگی کے لئے آکسیجن ضروری ہے۔ اور کرہ ہوائی سے باہر کوئی آکسیجن نہیں۔حضرت مسیحؑ سانس لینے کے لئے آکسیجن کے محتاج ہیں یا نہیں؟ اور آکسیجن کی فراہمی کے لئے کوئی خصوصی انتظام کیا گیا ہے یا وہ خدا اور فرشتوں کی طرح اس تکلیف سے آزاد ہیں؟وہاں موسم کی کیا صورت حال ہے ؟
- اگر یہ سب معجزات ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں مگر ان عظیم الشان معجزات کا جو 2 ہزار سال سے مسلسل جاری ہیں اور کوئی دوسرا نبی ان میں شریک نہیں ان کا ذکر کسی ٹھوس ثبوت سے ہونا چاہئے نہ کہ محض خیالات اور رسمی عقیدوں سے۔
- مسیح تو کہتے ہیں کہ اللہ نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تلقین کی ہے جب تک میں زندہ رہوں۔ اَوۡصٰنِیۡ بِالصَّلٰوۃِ وَ الزَّکٰوۃِ مَا دُمۡتُ حَیًّا (مریم: 32) سو حضرت مسیحؑ اس آسمانی زندگی میں نماز کیسے پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ کس کو دیتے ہیں؟
- کیا حضرت مسیح آسمان پر اکیلے ہیں یا کوئی اور انسان بھی ان کے ساتھ ہے؟ کیا کوئی فرد ان سے کلام کرتا ہے؟ یاد رہے کہ امت کے عمومی عقیدہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ کے بعد تو وحی اور جبریل کے نزول کا بھی خاتمہ ہو چکا ہے۔ کیا ان حالات میں حضرت مسیح کا دو ہزار سال سے آسمان پر رہنا تکلیف دہ قیدِ تنہائی نہیں ؟
- جب معراج اور اسراء میں رسول اللہؐ کی ملاقات انبیاء کرام کے گروہ سے ہوئی اور آپ نے سب کی امامت کروائی تو باقی سب انبیاء کی تو روحیں تھیں مگر حضرت مسیحؑ مادی جسم سمیت موجود تھے۔ کیا رسول اللہؐ نے اس فرق کا کبھی اظہار فرمایا یا تعجب فرمایا ؟
- یہ کیا وجہ ہے کہ رسول اللہؐ موسیٰ کے ساتھ مسیح کا حلیہ کچھ اور بیان کرتے ہیں اور جب دجال کو قتل کرنے والے مسیح کا ذکر کرتے ہیں تو اس کا حلیہ کچھ اور بیان کرتے ہیں۔ مسیح موسوی کا حلیہ صحیح بخاری میں ہے رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ، فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ ۔ یعنی عیسیٰ کا رنگ سرخ، بال گھونگریالے اور سینہ چوڑا تھا۔ اور دو حدیثوں کے بعد قاتل دجال مسیح کا حلیہ یہ لکھا ہے رَجُلٌ آدَمُ، سَبْطُ الشَّعَرِ، فَقُلْتُ:مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: ابْنُ مَرْيَمَ یعنی اس کا رنگ گندمی اور بال سیدھے لمبے تھے (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب واذکر فی الکتاب مریم حدیث نمبر 3438، 3441) کیا مرور زمانہ کی وجہ سے ان کے چہرہ کا رنگ اور بالوں کی کیفیت بدل چکی ہے؟ اس بارہ میں رسول اللہؐ نے کبھی کوئی وضاحت فرمائی ہے؟
- کیا قرآن میں کوئی ایسی آیت موجود ہے جو مسیح کے سابقہ جسم سمیت آسمان سے واپس آنے کی خبر دیتی ہو؟
- احادیث میں مسیح کے نزول کا ذکر تو موجود ہے لیکن کیا کوئی حدیث یہ بھی بتاتی ہے کہ وہ اسی سابقہ مادی جسم کے ساتھ واپس آئیں گے؟نزول کا لفظ تو قرآن نے رسول اللہ ﷺ اور لوہے اور جانوروں اور لباس کے لئے بھی استعمال فرمایا ہے
- حضرت مسیح ناصری کی آمد سے پہلے بھی بائیبل میں یہ پیشگوئی موجود تھی کہ ان کے آنے سے قبل ایلیا آسمان سے اترے گا جب حضرت مسیح سے یہ سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا ایلیا سے مراد یحییٰ ہیں اور کوئی آسمان سے نہیں آئے گا۔ (ملاکی باب 4 آیت 5 اور متی باب 11 آیت 13 تا 15) لیکن یہودیوں نے انکار کر دیا اور آج تک دیوار گریہ پر آنسو بہاتے ہیں اور ایلیا کے آسمان سے اترنے کی التجا کرتے ہیں مسیح کی بعثت ثانیہ کے وقت بھی نزول سے یہی مراد تو نہیں کہ ان کا کوئی ہمرنگ آئے گا اور آسمان سے مراد روحانی برکتیں اور انوار ہیں؟
- واقعہ صلیب کے وقت مسیح کی عمر 33 سال تھی۔ مادی جسم سمیت آسمان سے نزول کے وقت ان کی عمر کیا ہو گی؟ 33 سال یا 2022+33= 1989 سال۔ کیا ان کا جسم ہر موسمی اور آفاقی تغیر سے آزاد ہے؟ رسول اللہؐ سمیت باقی نبیوں کا جسم تو ایسا نہیں تھا۔
- اللہ تعالیٰ نے مسیح کو وَ رَسُوۡلًا اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ (آل عمران: 50) کہا ہے۔ یعنی بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا تھا۔ کیا کوئی ایسی آیت ہے جس میں انہیں امت محمدیہ کی طرف مبعوث کرنے کا ذکر ہو؟ کیا اب وہ عالمگیر رسول ہو کر آئیں گے اس کا ذکر کہاں ہے ؟
- حضرت مسیح کی زبان آرامی اور سریانی تھی۔ وہ واپس آ کر کون سی زبان بولیں گے؟ اور کس سے سیکھیں گے؟ نبی تو اپنی قوم کی زبان میں کلام کرتا ہے وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِہٖ (ابراہیم: 5) ان کی قوم کون سی ہے اور زبان کون سی ہے ؟
- کیا حضرت عیسیٰ اسلام قبول کر چکے ہیں؟ کیا اس کا قرآن اور احادیث میں کوئی ذکر ملتا ہے؟
- قرآن میں حضرت عیسیٰ کو تورات اور انجیل سکھانے کا ذکر ہے۔ وَ یُعَلِّمُہُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ وَ التَّوۡرٰٮۃَ وَ الۡاِنۡجِیۡلَ (آل عمران: 49) کیا کسی آیت میں انہیں قرآن سکھانے کا ذکر بھی ہے ؟
- اگر حضرت عیسیٰ واپس آئیں گے تو قرآن کیسے سیکھیں گے؟ کیا ان پر قرآن دوبارہ نازل ہو گا؟ یا کسی مولوی سے پڑھیں گے؟ کیا وہ عربی سیکھ چکے ہیں آپ کے عقیدہ کے مطابق تو نبی کا کوئی استاد بھی نہیں ہوتا۔ اس بارہ میں قرآن و حدیث کیا کہتے ہیں؟
- حضرت عیسیٰ اسلامی شریعت کے مطابق نماز ادا کریں گے اور روزہ رکھیں گے مگر کس فقہ اور فرقہ کے مطابق۔ امت میں تو بے شمار اختلافات ہیں اور ان پر قتل و غارت ہوتی رہتی ہے۔
- حضرت عیسیٰ کس ملک میں آسمان سے اتریں گے؟ اور کس ملک کی شہریت ان کے پاس ہو گی؟ کیونکہ ان کی پیدائش تو فلسطین کی ہے۔ اور جسم سمیت نزول شام میں مقدر ہے۔
- حضرت عیسیٰ کو احادیث اور اسلامی تاریخ کے بارہ میں کیا علم ہے اور کیسے؟ کیا ان پر الہام ہو گا؟ یا وہ ساری باتیں احادیث اور تاریخ کی کتب سے پڑھیں گے؟ اس بارے میں الہامی رہنمائی کیا ہے؟
- کیا حضرت عیسیٰ جدید دور کی ایجادات استعمال کریں

گے؟ مثلاً کار، ریل، ہوائی جہاز، موبائل فون وغیرہ؟ اسی طرح وہ ہتھیار کون سے استعمال کریں گے؟ مثلاً تلوار، نیزہ یا بم، میزائل وغیرہ؟ حدیث میں تو تلوار کا ذکر آتا ہے۔ اس بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے؟اسی طرح ان کی کرنسی کا ذکر بھی کر دیں .

• جب حضرت عیسٰی دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے آسمان سے نازل ہوں گے تو کسی کو ان کی مخالفت کی جرأت نہیں ہونی چاہیے۔ مگر روایات میں ان کی عمومی مخالفت کا بھی ذکر ہے اور علماء و فقہاء کی طرف سے خصوصی مخالفت کا بھی۔ اس کی کیا وجہ ہوسکتی ہے؟

• حضرت مسیح کے جو کام احادیث میں بیان کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔ يَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ المَالُ حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ (صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیا باب نزول عیسیٰ بن مریم حدیث نمبر 3448) یعنی وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ کو موقوف کریں گے اور مال کثرت سے بانٹیں گے۔ یہاں تک کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔سوال یہ ہے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں نبیوں کے یہی کام ہوتے ہیں؟ کیا سلسلہ انبیاء کی تاریخ اسی کی گواہی دیتی ہے؟

• کیا خنزیر کو قتل کرنے اور صلیب توڑنے کے لئے حضرت مسیح کو دو ہزار سال سے مادی جسم سمیت آسمان پر زندہ رکھا گیا؟ کیا یہ کام کوئی اور نہیں کرسکتا تھا؟ اور آخر کتنے خنزیر ماریں گے؟ اور کتنی صلیبیں توڑیں گے؟ یورپ کے تو چپے چپے پر خنزیر کودتے پھرتے ہیں۔ اور کتنی صلیبیں توڑیں گے جبکہ گھر گھر میں متعدد صلیبیں موجود ہیں۔ اسی طرح کیا یہ ممکن ہے کہ وہ مال دیں اور لوگ قبول نہ کریں یہ تو انسانی فطرت کے خلاف ہے جو کبھی سیر نہیں ہوتی۔

• اور اگر یہ سب کچھ کر بھی لیا تو اس سے حاصل کیا ہوگا؟ نہ قرآن کے معارف، نہ حدیث کے نکات، نہ بدلتے زمانہ میں نئے فقہی فتاوی، نہ تبلیغ نہ تربیت، نہ روحانیت، نہ باہمی محبت کا پھیلاؤ، نہ اخلاق کی ترویج، آخر مسیح کے دوبارہ آنے کا مقصد کیا ہے؟اگر وہ نبی ہیں تو نبیوں والا کام کون سا ہے اور اگر نبی نہیں تو پھر 2000 سال سے ان کا انتظار کیوں ہے؟ امتی تو پہلے ہی بہت ہیں۔

• مسیح کا ایک کام قتل دجال بھی ہے دجال کے وجود اور اس کے کارناموں کو پڑھیں تو لگتا ہے کہ وہ خدائی صفات کا حامل ہوگا وہ مردوں کو زندہ کرے گا اپنے حکم سے بارشیں برسائے گا زمین کے خزانے اس کے پیچھے چل پڑیں گے کیا یہ خدا کی سنت کے مطابق ہیں یا کوئی تمثیلی کلام ہے؟ یہی معاملہ یاجوج ماجوج سے متعلق ہے۔

• حضرت مسیح اور مہدی امت میں ایک ہی وقت میں موجود ہوں گے دونوں کا علاقہ بھی بنیادی طور پر ایک ہے اور کام بھی مشترک ہیں۔ کیا دونوں پر ایمان اور اطاعت ضروری ہے کیا دونوں الگ الگ جماعتیں بنائیں گے۔

• امت مسلمہ کے ایک بڑے فرقہ کے مطابق امام مہدی غار میں 1300 سال سے چھپے ہوئے ہیں ان کے متعلق بھی بہت سے سوال ویسے ہی ہیں جیسے حضرت مسیح کے متعلق ہیں۔مثلاً کھانا پینا۔ لباس، ادائیگی نماز وغیرہ۔

• پرانے علماء میں سے بھی کئی بزرگ وفات مسیح کے قائل ہیں مگر اس زمانہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے خدا تعالیٰ سے خاص علم پاکر وفات مسیح کا اعلان کیا ہے اور قرآن و حدیث، انجیل، تاریخ، بدھ مذہب اور طب کی کتب سے دلائل کا انبار مہیا کر دیا ہے اور اس موضوع پر کئی چیلنج بھی دیئے ہیں۔مثلاً ایک مخالف کو 1891 ء میں فرمایا کہ اگر آپ کوئی قطعی آیت یا حدیث صحیح مسیح کے زندہ آسمان پر جانے کی پیش کر دیں تو فی آیت اور فی حدیث 25 روپے جرمانہ دوں گا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد1 ص 290)

• کیا آپ کے علم میں ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے 1897ء سے یہ چیلنج بھی دے رکھا ہے کہ ’’اگر اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو تو صحیح حدیث تو کیا کوئی وضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤ گے جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے اور پھر کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئیں گے۔ اگر کوئی ایسی حدیث پیش کرے تو ہم ایسے شخص کو بیس ہزار روپیہ تک تاوان دے سکتے ہیں اور توبہ کرنا اور تمام اپنی کتابوں کا جلا دینا اس کے علاوہ ہوگا۔ جس طرح چاہیں تسلی کرلیں‘‘۔ (کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 ص226)۔ علماء آپ کو نہیں بتاتے۔

• حقیقت یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں حیات مسیح کی کوئی قطعی دلیل نہیں پہلے حیات مسیح کا عقیدہ بناکر آیات کے مطالب کھینچ کر استدلال کیا جاتا ہے جو خود خلاف قرآن ہے مثلاً سب سے بڑا استنباط لفظ توفی سے کیا جاتا ہے مگر قرآن میں اس کے معنی بھی موت یا عارضی موت یعنی نیند کے ہیں آسمان پر جانے کے ہرگز نہیں اس بارہ میں بھی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا یہ چیلنج ہے ’’اگر کوئی شخص قرآن کریم سے، یا کسی حدیث رسول اللہ ﷺ سے، یا اشعار و قصائد و نظم و نثر قدیم وجدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ تَوَفّٰی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذوی الروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنی پر بھی اطلاق پا گیا ہے یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے تو میں اللہ جلّ شانہٗ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ہزار روپیہ نقد دوں گا اور آئندہ اس کی کمالات حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرارکرلوں گا‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 ص606)

• خدا را غور کریں۔ اللہ تعالیٰ کی سنت کو سمجھیں۔منہاج نبوت کا جائزہ لیں۔ روحانی دنیا کی تمثیلات اور استعارات کا فہم حاصل کریں۔ پیشگوئیوں اور رویا وکشوف کی دنیا میں اتریں ان کی تعبیروں کا فیصلہ بھی خدا کی تقدیر کرتی ہے آپ کی خواہشات نہیں۔ قصے کہانیوں کی دنیا سے نکلیں اور ٹھوس حقائق سے آگاہی حاصل کریں تو سب روشن ہو جائے گا۔ ۔ ۔ ۔

• حضرت مسیح ویسے ہی فوت ہو گئے جیسے تمام نبی فوت ہوئے وہ ویسے ہی آسمان پر گئے اور ویسا ہی رفع روحانی ہوا جیسے باقی نبی مرنے کے بعد آسمانوں پر ہیں اور ویسے ہی نزول ہو گا جیسے دوسرے نبی نازل ہوئے۔ مسیح اور ابن مریم ایک استعارہ ہے اور امت محمدیہ میں رسول اللہ ﷺ کی غلامی میں آنے والے مصلح کو مسیحؑ سے مشابہتوں کی وجہ سے ابن مریم کا نام دیا گیا ہے۔ کسر صلیب سے مراد عیسائیت کے عقائد کا بطلان اور قتل خنزیر سے مراد عیسائی تہذیب کا قلع قمع ہے۔ مال سے مراد روحانی مال ہے جو ہر نبی لے کر آیا جس سے انسان پہلو تہی کرتا ہے۔ دجال سے مراد بھی عیسائیت کا مذہبی فتنہ ہے جس نے مسیح کو خدا بنا کر ساری دنیا کو گمراہ کیا اور یاجوج ماجوج سے مراد اس کا سیاسی فتنہ ہے جس نے آگ سے کام لے کر ایجادات کیں اور ساری دنیا پر حکومت کی۔ مسیح اور مہدی ایک ہی وجود کے دو نام ہیں جن کا مقصد عیسائیت کے عظیم مشرکانہ فتنے کو ختم کر کے اسلام کو کل عالم پر غالب کرنا ہے

• مسیح کا انتظار اسلام کی 13 ویں صدی ہجری کے آخر میں شدت سے ہو رہا تھا مگر کوئی آسمان سے نہ آیا اب تو 15 ویں صدی کے 43 سال گزر چکے ہیں۔ ایک شخص نے وقت مقررہ پر مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعوی کیا کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ سچا ہو اور ہم اس سے منہ موڑ کر اندھیروں میں بھٹک رہے ہوں!

مدثرہ عباسی۔ لندن

تحدیثِ نعمت

خلیفہ وقت کی دعاؤں کا ثمر

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

ترجمہ: یعنی اے میرے اللہ! مجھے توفیق بخش کہ میں تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر کروں اور احسن رنگ میں تیری عبادت کروں۔

(ابو داؤد کتاب الوتر۔ باب فی الاستغفار)

اے اللہ! میرے پاس نہ تو وہ زبان ہے اور نہ ہی وہ الفاظ کہ اپنے پیارے خدا کا شکر ادا کرسکوں۔ تحدیث نعمت کے طور پر میں کچھ لکھنے کی جسارت کر رہی ہوں۔

میرا بیٹا عطاء الاول عباسی 4 سال کی عمر سے وقفِ نو تحریک میں شامل ہے۔ اس تحریک میں شامل ہونا بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا نہایت غیر معمولی شفقت اور پیار کا سلوک ہے۔ بیٹے کی پیدائش تحریک شروع ہونے سے 4 سال پہلے کی ہے۔ پیارے آقا، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1987ء میں اس بابرکت تحریک کا اعلان فرمایا تو اسوقت ہماری تیسری بیٹی کی پیدائش متوقع تھی۔ میرے شوہر محی الدین عباسی نے جو خط حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت اقدس میں لکھا اس کا مضمون کچھ اس طرح تھا کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بچوں کو وقف کرنے کی تحریک فرمائی تو مولنٰا عبدالمالک خان صاحب مرحوم کے والد صاحب اپنے دو بیٹوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور فرمایا، حضورؓ آپ ان میں سے ایک کا ہاتھ تھام لیں تو میں وہ آپ کے حوالے کر دوں گا۔ تب حضرت صاحبؓ نے مولنٰا عبدالمالک خان صاحب کا ہاتھ تھام لیا، حضور ہماری خواہش ہے کہ ہم اپنے تمام بچوں کو آپ کی خدمت میں پیش کر دیں جو اس تحریک وقف نو سے پہلے پیدا ہوئے ہیں اور جو بچے خدا تعالیٰ ہمیں بعد میں دے گا۔

وہ دن اور وہ لمحہ ہماری خوشی اور شکر و حمد کا دن تھا جب ہمیں حضورؒ کا دعاؤں بھرا خط موصول ہوا کہ آپکے بچوں کا وقف منظور ہے۔

تحریک وقف نو سے قبل یعنی 1983 میں بیٹا عطاء الاول اور بیٹی عطیۃ الباطن 1986 میں پیدا ہو چکے تھے۔ دونوں بچے بھی اس بابرکت تحریک وقف نو میں شامل ہوئے۔ وقت آنے پر اپنی زندگی وقف کرنے کے لئے خود کو پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا۔ الحمدللہ پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ایم ٹی اے جوائن کرنے کے لئے فرمایا۔ بعدہ حضور کی طرف سے تبشیر آفس کو ہدایت ملی کہ اس کو پروڈکشن میں ماسٹرز کروایا جائے، چونکہ بیٹے نے خواہش ظاہر کی تھی کہ ماسٹر کرنا چاہتا ہوں۔ اس طرح 2008 میں ایم ایس سی ڈیجیٹل پروڈکشن میں ماسٹرز کیا۔ 2018ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیٹے کی تقرری بحیثیت ایم ٹی اے انچارج جرمنی فرمائی پھر اگست 2019 میں پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق ایم ٹی اے انچارج کی حیثیت سے کینیڈا تقرری ہوئی۔ یوں یہ کینیڈا اپنی بیگم اور تین بچوں کے ساتھ شفٹ ہو گئے۔

12 اپریل 2021ء کو مجھے اپنے بیٹے کا کینیڈا سے فون آیا، اس نے بتایا کہ اسے بخار ہو گیا ہے۔ آجکل بخار کا ہوجانا ایک نارمل بات نہیں سمجھی جاتی اس لئے میں نے فوراً کہا کہ اپنا کرونا ٹیسٹ کروالیں۔ جواب ملا کہ یہاں موسم بدل رہا ہے ہوسکتا ہے کہ یہ موسمی بخار ہو لیکن میں نے اپنے آپ کو احتیاطاً سیلف آئیسولیٹ کر لیا ہے۔ ٹیسٹ بک کروایا تو چار دن بعد کی تاریخ ملی اور پھر اس کی رپورٹ آئی تو اس نے سخت پریشان کر دیا کیونکہ بدقسمتی سے میرا بیٹا اس وبا میں مبتلا ہو چکا تھا۔ انہیں نہیں معلوم کہ کیسے یہ ہوا جبکہ وہ بہت محتاط تھا۔ ڈاکٹر کے کہنے کے مطابق دس دن کی آئسولیشن گھر پر مکمل کر لی مگر گیارھویں دن پھر بخار نے آلیا اور اگلے روز بھی وہی کیفیت رہی، بہرحال جب ڈاکٹر سے فون پر بات ہوئی تو اس کی تجویز کے مطابق اگر بخار نہ اترے تو ہسپتال چلے جائیں۔ مگر الحمدللہ اس وقت سے چند گھنٹوں میں بخار اتر گیا اور بیٹے کو لگا کہ اب میں ٹھیک ہو رہا ہوں لیکن اسی رات کو بخار مسلسل رہا صبح ہونے تک کورونا وائرس اس کے پھیپھڑوں پر انتہائی اثر انداز ہو چکا تھا اور نہایت نازک حالت ہو چکی تھی یہاں تک کہ میری بہو کو ایمرجنسی ایمبولنس کو بلانا پڑا۔ انہیں فوری طور پر ہائی ڈوز آکسیجن دی گئی اور کینیڈی ہیلتھ ہسپتال رچمنڈ میں منتقل کر دیا گیا اُس وقت بیٹے کی یہ کیفیت تھی کہ اسے شروع کے کچھ دنوں تک آکسیجن کی ہائی ڈبل ڈوزز لگائی گئیں۔ یہ ناامیدی کی حالت کچھ دن لگاتار جاری رہی۔ ہسپتال میں داخل ہونے کے تقریباً آدھے گھنٹے بعد ڈاکٹر کا فون میری بہو عطیۃ الراضیہ کو آیا کہ آپکے شوہر کی عمر چھوٹی ہے مگر حالت بہت زیادہ نازک ہے، کچھ سوالات پوچھے گئے یعنی بچے کتنے ہیں، بچوں کی کیا عمریں ہیں وغیرہ، ڈاکٹر نے کہا کہ آپ کو اپنے بچوں کے لئے مضبوط ہونا پڑے گا اور یہ کہ اپنا فون اپنے پاس رکھنا کسی بھی وقت آپ کو انتہائی نگہداشت سے ڈاکٹر فون کر کے بتائیں گے کہ ہم کسی بھی لمحے آپ کے شوہر کو وینٹیلیٹر پر ڈالنے والے ہیں اور یہ کہ اس کے بعد بھی زندگی کے 50 فی صد چانسز ہونگے، ہوسکتا ہے وہ صحتیاب ہو جائے، ہوسکتا ہے نہ بھی ہو۔ ہسپتال میں داخل ہونے کے چند روز بعد تک بھی ڈاکٹرز کے جو فون میری بہو کو آتے رہے وہ یہی بتاتے رہے کہ حالت بالکل ٹھیک نہیں ہے۔ آکسیجن لیول بہت کم ہے۔

دعاؤں کے معجزات

پھر خدا کی شان اور معجزہ دیکھیں اور ہمارے پیارے خلیفہ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، خاندان مسیح موعودؑ، مربیان کرام کی دعاؤں اور ایک واقف زندگی کے لئے حسنِ سلوک اور پوری دنیا کے احباب جماعت کی دعاؤں سے خدا تعالیٰ کی قدرت جلوہ افروز ہوئی اور دعاؤں کی قبولیت کی گھڑی آگئی کچھ دنوں میں آکسیجن 50 لیٹر سے 15 لیٹر پر آگئی اور اسطرح پر دعاؤں اور ڈاکٹرز کی بہترین توجہ سے عطاء الاوّل صحتیابی کی طرف لَوٹنے لگا پھر ہم ہر آنے والے دن پر دعاؤں کا ایک نیا معجزہ دیکھتے چلے گئے اس عرصہ میں مسلسل کئی بار حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست ہوتی رہی اور حضرت صاحب کی طرف سے ازراہ شفقت دعائیں اور تسلی بخش پیغامات موصول ہوتے رہے۔

اس دوران اچانک مجھے حضرت یونسؑ کی دعا کو بار بار پڑھنے کی طرف تحریک ہوئی اور میں نے اس دعا کو سینکڑوں بار پڑھا اور اپنے بیٹے کو بھی اس دعا کی آواز ریکارڈ کر کے بھیج دی تا کہ وہ صرف ایک کلک کرے اور سن لے اور دہرا سکے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ ۖ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

(الانبیاء:88)

ترجمہ: کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔ تُو پاک ہے۔ یقیناً میں ہی ظالموں میں سے تھا۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی ایک الہامی دعا کی طرف بہو کی والدہ صاحبہ نے توجہ دلائی جو کہ بیٹے نے ہسپتال قیام کے آخری دنوں میں بہت پڑھی:

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ الشَّافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ الْغَفُوْرُ

الرَّحِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الْبَرِّ الْکَرِیْمِ یا حفیظ یا عزیزیا رفیق یا وَلِیِّ اشفنی ۔

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو کافی ہے۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو شافی ہے۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو احسان کرنے والا اور عزت والا ہے۔ اے حفاظت کرنے والے! اے عزت و غلبہ والے! اے ساتھی! اے دوست! مجھے شفا دے۔ آمین۔

علاوہ ازیں وہ تمام دعائیں جو ذہن میں آتی گئیں ہم پڑھتے رہے اور مسلسل صدقہ و خیرات بھی کرتے رہے۔ الحمدللہ کہ پیارے اللہ نے قبول بھی کیا۔

پیارے آقا کی والہانہ محبت

اہل خانہ، دنیا بھر سے ہزاروں احمدی احباب، رشتے دار اور سب سے بڑھ کر میرے پیارے آقا خلیفہ وقت حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، ہمارے بیٹے کے لئے دعائیں کر رہے تھے۔ یہ انہیں کی شفقت اور دعاؤں کا ثمر اور معجزہ تھا۔ عطاء الاوّل کی اس جان لیوا بیماری کے دوران پیارے آقا کی طرف سے پہلا پیغام میرے بھائی آصف محمود باسط کے ذریعہ جو ملا وہ یہ تھا کہ ’’خدا تعالیٰ فضل کرے گا‘‘ دل کو سکون ملا اور پھر دوسرا پیغام منیر عودہ صاحب کے ذریعہ میرے بیٹے کو ملا، ’’اس کو کہو گھبرانا نہیں ہے، گھبراہٹ انسان کو مار ڈالتی ہے۔ اللہ فضل کرے گا‘‘ مزید تسلی کا باعث بنا، پھر آصف باسط کے ذریعہ یہ پیغام ملا کہ جب وہ ٹھیک ہو کر گھر آجائے تو اس سے کہنا، ’’اچھی خوراک کا استعمال کرے، ماسک پہن کے رکھے اور تیسرا یہ کہ کھلی تازہ ہوا میں سانس لے‘‘۔ میرے پیارے آقا کے کسقدر دل کو تسلی دینے والے الفاظ تھے۔ پیارے آقا دفتری اسٹاف اور امیر صاحب کینیڈا کے توسّط سے بیٹے کا حال احوال دریافت فرماتے رہے۔ ماہ رمضان تو ویسے ہی صدقہ جات کے لئے مخصوص ہوتا ہے پھر بیٹے کی بیماری میں خدا تعالیٰ کی طرف سے صدقات کی زیادہ توفیق ملتی رہی۔ ہمیں پوری دنیا سے بہت زیادہ دعاؤں کے ذریعہ احباب جماعت کی سپورٹ بھی ملتی رہی۔ روزانہ ہمیں سینکڑوں فون اور پیغامات پرسوز دعاؤں کے موصول ہوتے رہے۔ اب اس بات کا احساس شدت سے ہوا کہ ہماری جماعت کے افراد دنیا کے کسی بھی کونے میں ہوں، ہم سب ایک خلافت کے سائے تلے ایک ہیں۔ ان میں سے بہت سوں نے صدقہ خیرات اپنے طور پر بھی کیے اور رمضان کے آخری عشرہ میں، اعتکاف بیٹھے ہوئے احباب نے بھی بہت دعائیں کیں علاوہ ازیں احمدی بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے اکثر احمدی دوست جو میرے بیٹے کو جانتے تھے اس کی خوبیوں کا ذکر کرتے رہے بہت دعائیں دیتے رہے۔ ہمارا حوصلہ بڑھاتے رہے اور یہ بھی کہ ہم اکیلے نہیں ہیں، ہمارے ساتھ ہمارے پیارے خلیفہ، ہمارے والدین، بہنیں، بھائی، تمام رشتہ دار اور ہماری پوری جماعت بیٹے کی کامل صحت کے لئے دعاؤں میں شامل ہیں۔

تقریباً بارہ دن کے اس کرونا سے جہاد کے بعد انہیں انتہائی نگہداشت کے ہسپتال سے ایک دوسرے ہسپتال واہن میں منتقل کیا گیا کیونکہ اب انہیں ایمرجنسی نگہداشت کی ضرورت نہیں رہی تھی۔ یہاں یہ بتاتی چلوں کہ واہن ہسپتال ٹورانٹو میں ہماری مسجد بیت السلام کے نزدیک نیا تعمیر ہوا تھا اور اس کی تعمیر میں جماعت کینیڈا نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے اور اسی طرح میرے بیٹے کا گھر اور ان کا ایم ٹی اے کا دفتر بھی وہاں سے بالکل قریب ہے میرے بیٹے کو یہ احساس کہ مجھے ہسپتال کی کھڑکی سے ہماری مسجد نظر آتی ہے بہت تسکین کا باعث اور مسرت بخش تھا پھر اس ہسپتال منتقل ہونے کے چار دن بعد ہسپتال سے چھٹی بھی ہوگئی۔ الحمدللہ

تیرا یہ سب کرم ہے تو رحمت اتم ہے
کیونکر ہو حمد تیری کب طاقت قلم ہے
تیرا ہوں میں ہمیشہ جب تک کہ دم میں دم ہے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

ہسپتال جانے سے پہلے اور ہسپتال سے واپس آنے کے بعد پیارے آقا کی تجویز کردہ ہومیو پیتھک دوائی کا استعمال بھی جاری رکھا اور اچھی خوراک کا استعمال بھی جاری ہے۔

جب بیٹے کو دوسرے ہسپتال منتقل کرنا تھا تو اس وقت وہ تمام ڈاکٹر بیٹے کے پاس آئے جنہوں نے اس کی بیماری کی حالت شروع میں دیکھی تھی اور بیٹے کو بتانے لگے کہ آپ کی صحتیابی ہمارے لئے بھی ایک معجزہ ہے ورنہ ہم تو ناامید اور مایوس ہو گئے تھے۔

گھر کے حالات

مزید برآں ان دنوں بیٹے کے گھر کے حالات یہ کہ سب فیملی کے ٹیسٹ کا نتیجہ کرونا مثبت آیا۔ اللہ کا شکر کہ بچوں میں کوئی علامات نہیں تھیں تاہم عیشہ (اہلیہ عطاءالاوّل عباسی) کو کبھی کبھار کمزوری کا احساس رہا کیونکہ اس کے لئے تو یہ بھی مشکل تھا کہ ان حالات کا مقابلہ خود کرتی رہی، ڈاکٹرز اور نرسوں سے رابطہ کرنا، پھر ہمیں اور اپنے والدین کو بھی بیٹے کی صحت سے مطلع کرنا اور تمام حال احوال پوچھنے والوں کی کالز لینا اللہ کا شکر ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہمت دیئے رکھی۔ بیٹے کی بیماری کے دوران بہو نے جس حکمت سے کام لیا وہ قابل دید ہے۔ اسکے والدین کینیڈا میں ہی رہتے ہیں، کھانا وغیرہ اور ضرورت کی اشیاء گھر کے باہر تک پہنچاتے رہے مگر بے بسی یہ کہ گھر کے اندر نہیں جاسکتے تھے، میرے شوہر کے دونوں احتیاطی ٹیکے لگ چکے تھے اور ان کے دل میں ایک تڑپ کہ میں کسی طرح اپنے بیٹے کے گھر پہنچ جاؤں اور گھر میں بچوں کے پاس انہیں کچھ تسلی، حوصلہ اور ہمت دے سکوں مگر حالات سے مجبور کیونکہ سرحدیں بند۔۔۔۔۔ اور یہی میرا حال تھا۔ اس موقع پر انسان کتنا بے بس ہے اس کا اندازہ تو آپ بخوبی لگا سکتے ہیں۔

الحمدللہ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل، تائید و نصرت اور خلیفہ وقت کی دعاؤں سے بیٹے کو صحت عطا کی اور الحمدللہ کہ بیماری کے بعد سے اللہ تعالیٰ اسے جماعتی خدمات کے ذریعہ اپنا وقف نبھانے کی توفیق دے رہا ہے۔ اس کے تینوں بچے بھی خدا کے خاص فضل سے وقف نو تحریک میں شامل ہیں۔ پیارا خدا انہیں بھی اپنا وقف نبھانے کی توفیق عطا کرے اور خلیفہ وقت کے لئے سلطان نصیر ہوں۔ ہم لندن میں رہتے ہیں دوریاں تو ہیں ہی لیکن سفر کی مجبوریاں بھی شامل حال رہیں جبکہ پچھلے سال تو ٹکٹ بھی بک تھیں مگر کرونا کی وجہ سے بارڈر بند۔ یہ دوریاں اور مجبوریاں اپنی جگہ قائم۔۔۔ اس لئے اپنے بیٹے سے ملے ہوئے ویسے ہی کافی عرصہ ہو چکا تھا۔ الحمدللہ کہ اسی سال پیارے خدا نے بیٹے اور بچوں سے ملنے کے مواقع فراہم کئے، جیسے ہی بارڈرز کھلے ہم کینیڈا اور پھر امریکہ بیٹی منزہ خان کے پاس گئے، الحمدللہ کہ داماد غالب خان بھی واقف زندگی ہے، اس کی تقرری امریکہ میں ہے۔ سب سے چھوٹی بیٹی آمنہ عباسی بھی وقف نو تحریک میں شامل ہے۔ اس طرح بیٹے سے مل کر، بیٹے کی اچھی صحت دیکھ کر اور اس کو لگن کے ساتھ اپنے کام کرتے دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے دلی سکون اور مسرت عطا کی۔ ثم الحمدللہ۔

میرے ابوجان مولانا عبدالباسط شاہد ہمیشہ ہمیں نصیحت کرتے ہیں۔ ایک توکّل علی اللہ اور دوسرا خلافت سے وابستگی کی۔ اللہ کرے کہ ہم اور ہمارے بچے بھی ہمیشہ اللہ پر توکل کرنے اور خلافت سے خود کو اور اپنی اولاد کو جوڑے رکھنے والے ہوں۔ اللہ ہمیں خلافت سے بے پناہ عقیدت اور محبت کرنے والا بنائے۔ پیارا خدا ہمیں ان خوش نصیبوں میں شامل رکھے جنہیں امام وقت کا قرب نصیب ہوا جو خلافت کے گھنے شجر سے وابستہ ہیں۔ اس کی برکتوں کے نظارے ہم دن رات دیکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ خلافت سے ہمارا اور ہماری اولاد کا پختہ تعلق قائم فرمائے اور اسے مزید بڑھاتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین۔

جاپان میں ایک بچی کی تقریب آمین

عزیزہ عنایہ خلود بنت مکرم عبد القیوم و راضیہ قیوم صاحبہ نے محض چار سال پانچ ماہ کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بچی کی والدہ مکرمہ راضیہ قیوم کو ملی۔

جاپان میں پیدا ہونے والے بچوں میں سے قرآن کریم کا دور مکمل کرنے کے لحاظ سے یہ ایک ریکارڈ مدت ہے۔ مکرم عبد القیوم صاحب اور ان کے اہل خانہ نے تقریب آمین کے ساتھ جماعت احمدیہ ناگویا کے احباب کی خدمت میں نہایت پرتکلف دعوت کا اہتمام کیا۔ مکرم انیس رئیس (نیشنل صدر و مبلغ انچارج جاپان) نے عزیزہ عنایہ خلود سے قرآن کریم کے کچھ حصے سنے اور دعا کروائی۔ دعا سے قبل تلاوت قرآن کریم کی برکات کے حوالہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کی محبتِ قرآن کریم کے کچھ واقعات پیش کئے نیز والدین کو تحریک فرمائی کہ خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ کے تحت ہم سب کو قرآن کریم سیکھنے، بچوں کو قرآن کریم پڑھانے اور قرآن کریم کے معارف سمجھنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

مکرم انیس رئیس مبلغ انچارج جاپان نے احباب کی خدمت میں ’’محمود کی آمین‘‘ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بچوں کی آمین کی تقریبات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے تحریک فرمائی کہ غیر ضروری رسوم و رواج کی جگہ ایسی پاکیزہ تقریبات کا انعقاد احمدی مسلمان بچوں کی دینی و اخلاقی تربیت کے لئے ایک مہمیز مہیا کرتا ہے۔ نیز تعلیم قرآن کی برکات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ:

’’یقیناً یاد رکھو کہ جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور اس کی پاک کتاب پر عمل کرتا ہے اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اطاعت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو لاانتہا برکات سے حصہ دیتا ہے۔ ایسی برکات اُسے دی جاتی ہیں جو اس دنیا کی نعمتوں سے بہت ہی بڑھ کر ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک عفوِ گناہ بھی ہے کہ جب وہ رجوع کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 141۔ ناشر نظارت نشر و اشاعت قادیان۔ ایڈیشن 2003ء)

ایک اور احمدی مسلمان بچے عزیزم عارض احمد ڈار ابن مکرم اطہر احمد ڈار و مکرمہ کائنات ڈار نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کر کے قرآن کریم کی تعلیم کا آغاز کیا۔

بقیہ: خاموش بیٹھ رہنے والوں کی تلاش...... از صفحہ 9

جاسکتا ہے وہ انبیاء کے ظہور کا دور ہوتا ہے ایک دفعہ تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ایک شخص کے علاوہ خدا تعالیٰ نے ہر دوسرے شخص کو رد فرما دیا ہے۔ ایک وجود ابھرتا ہے اس کے ارد گرد فساد کی کیفیت دکھائی دیتی ہے۔ وہ لوگ جو انتہائی ذلالت کی اتھاہ گہرائیوں میں دبے ہوئے ہوتے ہیں وہ پاک وجود ان پر ہاتھ ڈالتا ہے اور ان کے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی شروع کر دیتا ہے۔ پس حضرت اقدس محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانے میں جتنا قحط الرجال بظاہر ممکن ہوسکتا تھا وہ تھا لیکن اللہ کی تقدیر نے ثابت کر دیا کہ ایک جری اللہ کے سامنے قحط الرجال نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ جو اللہ پر توکل کرتے، دعاؤں سے مدد مانگتے رہتے ہیں ان کو خدا توفیق بخشتا ہے کہ جہاں مرد نظر نہ آرہے ہوں وہاں سے مرد پیدا کر کے دکھا دیتے ہیں پس ہم سب بھی تو اسی کے غلام ہیں اور اس کی محبت کا دم بھرتے ہیں، اس کے کام آگے بڑھانے کا عہد کرتے ہیں تو قحط الرجال کہہ کر ہم خاموش بیٹھ رہنے والوں کی تلاش ترک نہیں کر سکتے۔

خاموش پیچھے بیٹھ رہنے والوں کی تلاش کا طریقہ

چنانچہ تمام عہدیداران، امراء، صدران، قائدین یا زعماء کو چاہئے کے کچھ پیچھے ہٹنے والے کمزور بھائیوں پر تھوڑی تھوڑی ذمہ داریاں ڈالنا شروع کریں۔ ان کو اپنے ساتھ پیار و محبت کا سلوک کرتے ہوئے جوڑیں۔ ان پر اعتماد کریں۔ ان سے کہیں کہ یہ کام جماعت کے ہونے والے ہیں چند ہی آدمی ہیں جن پر بار بار بوجھ ڈالے جاتے ہیں خطرہ ہے کہ وہ تھک نہ جائیں ان کی طاقت سے بوجھ بڑھ نہ جائے اس لئے آپ تھوڑا سا ان کو سہارا دیں۔ بعض اچھے کام کرنے والوں کے ساتھ بعض کمزور آدمی لگائے جائیں۔ نوجوانوں کو بھی پکڑا جائے اور کچھ نہ کچھ کام دیا جائے۔ کام اگر دیا جائے اور کوئی کام کر لے تو اس کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ کسی شخص کا یہ احساس کہ میں نے اچھا کام کیا ہے یہ ہی اس کی جزا ہوا کرتی ہے اور آئندہ کام کرنے کی دل میں طلب پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ ایک ایسا اہم نفسیاتی نقطہ ہے جس کو بھلا دینے کے نتیجے میں ہم بہت سے ایسے آدمیوں کو ضائع کر دیتے ہیں۔ کسی آدمی کو پکڑ کر کوئی اچھا کام لیں اور پھر دیکھیں اس کے اندر کتنی بشاشت پیدا ہو جاتی ہے اور آئندہ اس سے بھی زیادہ کام کرنے کی صلاحیت اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے رفتہ رفتہ ترقی ہوتی چلی جاتی ہے۔ مگر یہ کام ایک دو دنوں میں ہونے والا نہیں ہے۔ بعض دفعہ مہینوں بلکہ سالوں لگ جاتے ہیں ایسے مخلصین کو تراشنے میں۔ لیکن ایسی جماعتیں، مجالس جو اس طرح اپنے کمزوروں کو طاقتوروں میں تبدیل کرنے کا عزم رکھتی ہیں ان کی حالت دن بدن بدلتی چلی جاتی ہے۔

حرف آخر

پس اس نقطہ نگاہ سے حضور انور کی مندرجہ بالا نصائح کو مدنظر رکھتے ہوئے ملکی، صوبائی، جماعتی اور مجالس ہر سطح پر ایسے افراد جماعت جن کی بہت سی صلاحیتیں ابھی پوشیدہ ہیں، ان کے اوپر ذمہ داریوں کے بوجھ نہیں ڈالے گئے، ان کے متعلق منصوبے بنائے جائیں کہ کس طرح ان کو آہستہ آہستہ جماعت کے غیر معمولی فعال اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے وجودوں میں تبدیل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خالد محمود شرما۔ ایڈیشنل قائد تعلیم مجلس انصار اللہ کینیڈا

خاموش بیٹھ رہنے والے خدمت دین کرنے والوں کی تلاش کریں

نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ کینیڈا کی حضور انور کے ساتھ آن لائن ملاقات کے دوران قائد صاحب عمومی نے حضور انور سے سوال کیا کہ بعض دوستوں کو جب کوئی ذمہ داری دینے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ آگے سے معذرت کر لیتے ہیں۔

حضورِانور نے فرمایا کہ آپ ذمہ داری دینے کی کوشش کرتے ہیں وہ معذرت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اب یہی تو آپ کے لیے چیلنج ہے کہ کس کی کوشش کامیاب ہوتی ہے۔بات یہ ہے کہ پہلے دیکھا کریں کہ انسان کوئی ذمہ داری اٹھانے والا ہے بھی کہ نہیں۔ قحط الرجال تو کوئی نہیں پڑا ہوا۔ وہاں لوگوں کی کمی تو کوئی نہیں ہے۔کینیڈا میں لوگ تلاش کریں۔بعض لوگ، آپ سمجھتے ہیں کہ باتیں کرنے والے بڑے ہیں تو ان کو ذمہ داری دو۔بعض لوگ ہوتے ہیں صرف باتیں کرنے والے۔ دوسروں کے کام پہ تنقید کرنے والے اور مشورے دینے والے کہ اس کو اس طرح ہونا چاہیے اور اس کو اس طرح ہونا چاہیے۔ جب آپ ان کو کہیں کہ اچھا آؤ بھئی سامنے آؤ، تم کام کرو۔ تو کہتے ہیں نہیں نہیں میرے پاس وقت نہیں ہے۔ ان لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔صرف انہوں نے باتیں کرنی ہیں۔ اس لیے آپ لوگوں کو پریشان ہونے کی ضرورت کوئی نہیں۔ ہاں نئے نئے لوگ تلاش کریں، نئے آنے والے تلاش کریں۔اب یہاں بھی میں نے دیکھا ہے بعض انصار آپ نے صف دوم کے لیے ہوئے ہیں۔ اگر بڑی عمر کے نہیں آتے تو صف دوم کے انصار کو کہیں کہ وہ آگے آئیں، ان سے کام لیں۔آپ کی سیکنڈ لائن بھی تیار ہو جائے گی اور ان کی ٹریننگ بھی ہو جائے گی۔ اسی طرح آپ نے جو ایڈیشنل لگائے ہوئے ہیں ان کے ساتھ بہت سارے نائبین بھی لگائے جاسکتے ہیں۔تو اس طرح بھی تربیت ہو جائے گی۔تو آئندہ آپ کو کام کرنے والے لوگ مل جائیں گے۔تو زبردستی تو آپ کسی سے کام نہیں لے سکتے۔ اور معیار کیا ہے آپ کا، کیوں آپ ان کو زبردستی دینے کی کوشش کرتے ہیں؟ جس کی خواہش ہی نہیں کہ دینی خدمت کرے اس سے زبردستی آپ خدمت نہیں لے سکتے اس لیے ایسے لوگ تلاش کریں جو واقعی دین کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے ہوں، صرف باتیں کرنے والے نہ ہوں۔ آپ لوگ باتوں سے متاثر ہو جاتے ہیں، باتوں سے متاثر نہ ہوا کریں لوگوں کا، ہر شخص کا پہلے اچھی طرح گہرائی میں جا کے غور سے مطالعہ کیا کریں اور پھر دیکھیں کہ ہاں اس سے کس قسم کا کام لیا جاسکتا ہے اور پھر کام لینے کی کوشش کریں۔

(مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 23 نومبر 2021ء صفحہ 3)

مجاہدین کو بیٹھ رہنے والوں پر فضیلت

اللہ تعالیٰ نے مومنین کے دو گروہوں کا ذکر اس آیت میں بیان کیا ہے۔

لَا یَسۡتَوِی الۡقٰعِدُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ غَیۡرُ اُولِی الضَّرَرِ وَ الۡمُجٰهِدُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ بِاَمۡوَالِهِمۡ وَ اَنۡفُسِهِمۡ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الۡمُجٰهِدِیۡنَ بِاَمۡوَالِهِمۡ وَ اَنۡفُسِهِمۡ عَلَی الۡقٰعِدِیۡنَ دَرَجَةً ؕ وَ کُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الۡحُسۡنٰی ؕ وَ فَضَّلَ اللّٰهُ الۡمُجٰهِدِیۡنَ عَلَی الۡقٰعِدِیۡنَ اَجۡرًا عَظِیۡمًا۔ دَرَجٰتٍ مِّنۡهُ وَ مَغۡفِرَةً وَّ رَحۡمَةً ؕ وَ کَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا۔

(النساء: 96- 97)

’’مومنوں میں سے بغیر کسی بیماری کے گھر بیٹھ رہنے والے اور (دوسرے) اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور جانوں کے ذریعہ جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ نے اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ذریعہ جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر ایک نمایاں مرتبہ عطا کیا ہے۔ جبکہ ہر ایک سے اللہ نے بھلائی کا ہی وعدہ کیا ہے۔ اور اللہ نے مجاہدین کو بیٹھ رہنے والوں پر ایک اجرِ عظیم کی فضیلت عطا کی ہے۔ (یہ) اس کی طرف سے درجات اور بخشش اور رحمت کے طور پر (ہے)۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔‘‘

پس ایسے لوگ جو مومنوں میں سے بیٹھ رہنے والے ہیں اور وہ مجاہدین جو اللہ کی خاطر اپنے اموال، اپنی جانوں اور وقت کے ذریعے جہاد میں مصروف ہیں درجات میں ایک جیسے نہیں ہیں۔ حالانکہ ویسے تو سب مومنین کے لئے ہی خدا تعالیٰ نے حسن سلوک کا وعدہ فرمایا ہے لیکن مجاہدین کے ساتھ جو غیر معمولی فضلوں کا سلوک ہے بیٹھ رہنے والوں کو اس کے ساتھ کوئی نسبت نہیں۔ یہ ایسے عظیم درجات ہیں جو ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے ہیں۔

ان آیات میں ایک گروہ۔ جو خدا کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے والے صف اوّل کے خدمت دین کرنے والوں کا ذکر ہے۔ ہر خدمت کے میدان میں آگے بڑھنے والے ہیں اور کسی قسم کے بھی حالات ان کے اخلاص اور ان کے جذبہ خدمت پر برے رنگ میں اثر انداز نہیں ہوتے۔ دوسرے اس گروہ کا ذکر ہے جو اپنے دین کی تو حفاظت کرتا ہے، اپنے ایمان کو نقصان بھی نہیں پہنچنے دیتا لیکن عملاً غیر معمولی طور پر خدمت دین میں آگے نہیں بڑھتا، خاموش بیٹھا رہتا ہے۔ جو خدمت کرنے والے ہیں ان کو تعریف کی نظر سے بھی دیکھتا ہے، ان کے حق میں دعاؤں کی توفیق بھی ملتی ہوگی مگر خود خدمت دین کے لئے سامنے نہیں آتے۔

خدمت دین کے لئے آگے آنے والوں کے فقدان کی وجوہات

ہمارے بہت سے عہدیداران جو مختلف حیثیتوں میں خدمت کی توفیق پا رہے ہوتے ہیں جن کے ذمے اپنی عاملہ کو تشکیل دینے کی ذمہ داری بھی ہوتی ہے ان کو یہ امر پیش نظر رکھنا چاہیے کہ مومنوں کے پہلے دو درجات جن کو صف اول اور صف دوم کے درجے کے مومن قرار دیا جاسکتا ہے جن کا اس آیت میں ذکر ہے۔ ایک وہ ہیں جو ہر عسر اور یسر میں بہر حال سابقون میں شامل رہتے ہیں اور خدا کی خاطر خدمت دین سے پیچھے نہیں ہٹتے۔ بہت سے عہدیدار ہیں جو ان کے حال پر نظر رکھ کر راضی ہو جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ خدمت دین کر رہے ہیں بس یہی کافی ہے اور ان پر متعدد ذمہ داریاں ڈال دی جاتی ہیں۔ حالانکہ ایک اور طبقہ بھی ہے جس کا اس آیت میں ذکر فرمایا گیا ہے اور وہ ہیں بیٹھ رہنے والے جو ایمان کے لحاظ سے مضبوط بھی ہوتے ہیں لیکن عملاً خدمت دین سے محروم ہوتے ہیں۔ ہمارے منتظمین ایسے لوگوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور ان پر محنت نہیں کرتے۔ اور وہ منتظمین جو مسلسل یہ خیال رکھتے ہیں کہ نسبتاً پیچھے رہنے والوں کو محنت کر کے آگے لایا جائے اور ان کو عظیم الشان درجات سے محروم نہ رکھا جائے۔ چنانچہ روز بروز ان جماعتوں کی حالت پہلے سے بہتر ہوتی چلی جاتی ہے۔ عموماً اکثر صورتوں میں بنے بنائے مخلصین پر اکتفا کر لیا جاتا ہے اور راضی رہتے ہیں اور منتظمین کو خود سے مخلصین بنانا نہیں آتا۔

تو ذمہ داریاں اتنی زیادہ ہیں کہ یہ جو چند خدمت گزار ہیں جو خود بخود اخلاص کے ساتھ جھولی میں آ گرتے ہیں جن کا ذکر خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہر حالت میں انہوں نے خدمت کرنی ہی کرنی ہے وہ ہمیشہ صف اول میں ہی رہیں گے۔ وقت و مال کی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہیں گے۔ ان پر بنا کرتے ہوئے راضی رہنا اس سوچ کے ساتھ کے ہماری مستقبل کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں گے یہ سب سے بڑی غلطی ہے۔

قحط الرجال تو نہیں ہے

خاکسار نے حضور انور کا جو حوالہ شروع میں درج کیا ہے اس میں آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ

’’قحط الرجال تو کوئی نہیں پڑا ہوا۔ وہاں لوگوں کی کمی تو کوئی نہیں ہے۔‘‘

جب بھی عاملہ بنانے کا مرحلہ پیش آتا ہے تو اکثر یہی سننے کو ملتا ہے کہ جی یہاں تو قحط الرجال ہے۔ کام کرنے والے ملتے ہی کوئی نہیں۔ مگر قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ قحط الرجال نہیں ہوتا۔ بہت سے لوگ خاموش بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں تمہیں نظر نہیں آرہے ہوتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیاری جماعت میں کثرت سے ایسے مخلصین ملیں گے جن میں الرجال بننے کی خاصیت موجود ہے جن کو ہم نظر انداز کئے بیٹھے ہیں۔ سب سے زیادہ خطرناک دور جسے قحط الرجال کا دور کہا

بقیہ صفحہ 8 پر

رپورٹ: عبدالہادی قریشی۔نمائندہ الفضل آن لائن سیرالیون

سیرالیون، لُنسر ریجن میں دو مساجد کا بابرکت افتتاح

مکرم رانا بابر شہزاد صاحب ریجنل مبلغ لُنسر ریجن تحریر کرتے ہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے لُنسر ریجن کو مورخہ 18/ اکتوبر 2021ء کو دو نئی مساجد کے افتتاح کی توفیق ملی۔ الحمد للہ

ان مساجد اور افتتاح کے پروگرام کی مختصر رپورٹ پیشِ خدمت ہے۔

احمدیہ مسجد Rokerfay جماعت

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 18/ دسمبر کو لُنسر ریجن کی ایک نو مبائع جماعت Rokerfay جو کہ مراماپا چیفڈم میں واقع ہے میں ایک نئی مسجد کا افتتاح ہوا۔ اس علاقہ میں جماعت کی اور بھی مساجد ہیں اور الحمد للہ جماعت اس علاقہ میں بہت تیزی سے پھیل رہی ہے۔

اس مسجد کا سنگِ بنیاد 2017ء میں لوکل امام پا سعید و کانو نے رکھا تھا اور خاکسار کو اس کے تعمیری کام کی نگرانی کی سعادت حاصل ہوئی۔

اس مسجد کا کل مسقف احاطہ 40x38 فٹ ہے اور اس میں 280/ نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔

افتتاحی تقریب کا باقاعدہ آغاز مکرم محترم مولانا سعید الرحمن صاحب امیرو مشنری انچارج سیرالیون کی صدارت میں تلاوتِ قرآنِ کریم و ترجمہ

سے ہوا جس کے بعد قصیدہ پیش کیا گیا۔حضرت مسیح موعودؑ کے قصیدہ کا ترجمہ لوکل زبان ٹمنی میں بھی پیش کیا گیا جسے لوگوں نے بہت پسند کیا۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اسلام سے قبل زمانۂ جاہلیت میں عورتوں سے بہت ہی ناروا اور ظالمانہ سلوک کیا جاتا تھا یہاں تک کہ بعض قبائل بچیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیا کرتے تھے۔ لیکن اسلام نے آ کر عورت کو حقوق دئے اور ان کا مرتبہ بلند کیا اور انہیں مردوں کے برابر حقوق عطا فرمائے۔ اس کے علاوہ آپ نے نماز باجماعت کی اہمیت بیان کی اور بتایا کہ مسجدوں کی اصل خوبصورتی اس میں نماز ادا کرنے والے عبادت گذار ہی ہیں۔

خطاب کے آخر میں مکرم امیر صاحب نے تمام احمدی اور غیر از جماعت احباب کا شکریہ ادا کیا۔

آپ نے باقاعدہ فیتہ کاٹ کر مسجد کا افتتاح فرمایا اور دعا کروائی۔

اس تقریب میں ایک ممبر آف پارلیمنٹ عبدالکریم کروما صاحب بھی شامل تھے۔ انہوں نے ایک مختصر تقریر میں جماعت احمدیہ کی صداقت بیان کی۔ آپ نے بتایا کہ ممبر آف پارلیمنٹ بننے سے پہلے وہ ایک سکول کے پرنسپل تھے اور اس وقت ان کے نزدیک جماعت احمدیہ ایک نئے فرقے سے زیادہ کچھ نہ تھی۔ لیکن جب انہوں نے صدقِ دل سے تحقیق کی تو انہوں نے پایا کہ جماعت ہی راہِ راست پر ہے اور اسلام کی حقیقی نمائندہ ہے اس لئے انہوں نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔ الحمد للہ

یہ افتتاح کی یہ تقریب بہت سے لوگوں کے لئے جماعت کی تبلیغ کا باعث بنی۔

اس بابرکت تقریب میں 23/ جماعتوں کی نمائندگی ہوئی اور احمدی وغیر از جماعت احباب سمیت کل حاضری 531/ رہی۔

تقریب کے اختتام پر حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

احمدیہ مسجد Makomp جماعت

اس روز ایک اور نو مبائع جماعت میں بھی ایک نئی مسجد کا افتتاح ہوا۔

اس مسجد کا کل مسقف احاطہ 36x40 فٹ ہے اور اس میں 250 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

افتتاحی تقریب کا باقاعدہ آغاز مکرم محترم مولانا سعید الرحمن صاحب

امیر و مشنری انچارج سیرالیون کی صدارت میں تلاوتِ قرآنِ کریم و ترجمہ سے ہوا جس کے بعد قصیدہ پیش کیا گیا۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں تفصیل کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق بتایا اور بتایا کہ دوسرے مذاہب میں بھی ایک موعود کے آنے کا ذکر ملتا ہے اور وہ اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ موعود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں جنہوں نے 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور اللہ کے فضل سے ہم وہ خوش نصیب ہیں جنہوں نے ان کو مانا اور ہمارے ذمہ اسلام کی حقیقی تعلیمات سے پوری دنیا کو روشن کرنا ہے۔ اسی طرح آپ نے سیرالیون میں جماعت کی آج سے سو سال پہلے آمد کا ذکر کیا کہ کس طرح حضرت عبدالرحیم نیرؓ کے ذریعے سے جماعت کا یہاں پر نفوذ ہوا اور جماعت نے کس طرح ان سو سالوں میں اس ملک کی خدمت کی ہے۔ اس کے بعد آپ نے لوگوں کو نماز باجماعت کی اہمیت اور مسجدوں کے قیام کے مقصد کے بارے میں بتایا۔

آپ نے باقاعدہ فیتہ کاٹ کر مسجد کا افتتاح فرمایا اور دعا کروائی۔

اس بابرکت پروگرام میں ایک پیراماؤنٹ چیف، ایک ریٹائرڈ پرنسپل، ہیڈ ٹیچرز، غیر از جماعت آئمہ 18 جماعتوں کے احمدی نمائندگان سمیت 310/ افراد نے شرکت کی۔

پروگرام کے اختتام پر تمام شاملین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مساجد کو ہمیشہ حقیقی نمازیوں سے آباد رکھے۔

آمین

آج کی دعا

رَبِّ ھَبۡ لِیۡ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ

(الصفات:101)

ترجمہ:اے میرے ربّ! مجھے صالحین میں سے (وارث) عطا کر۔

یہ حضرت ابراہیمؑ کی نیک اور صالح اولاد کے لئے عظیم الشان دعا ہے۔

ہمارے بہت پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

پھر ایک جگہ حضرت ابراہیمؑ کی اس دعا کا ذکر ہے، فرمایا رَبِّ ھَبۡ لِیۡ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ (الصّٰفّٰت:101) اے میرے رب مجھے صالحین میں سے وارث عطا کر، مجھے نیک صالح اولاد عطا فرما۔ پس جو والدین اولاد کے خواہش مند ہوں انہیں نیک اولاد کی خواہش کرنی چاہئے اور پھر اولاد کی تربیت بھی اس کے مطابق ہو اور جیسا کہ میں نے کہا اولاد کی تربیت کے لئے سب سے پہلے اپنے نمونے قائم کرنے چاہئیں۔ واقفین نو بچوں کے جو والدین ہیں انہیں خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعا کی تھی اور اللہ تعالیٰ نے جس انعام سے نوازا تھا اس نے تو قربانی کا بھی اعلیٰ معیار قائم کر دیا۔ پس جو والدین اپنے بچوں کو وقف نو میں شامل کرتے ہیں انہیں خصوصاً اور دوسروں کو بھی، عام طور پر ہر احمدی کو دعا کرتے رہنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کرتے ہوئے انہیں ایسی اولاد سے نوازے جو حقیقت میں دین کی خادم بننے والی ہو، جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں کو تلاش کرنے والی ہو اور صالحین میں شمار ہو۔

(خطبہ جمعہ 13 اکتوبر 2006ء، خطبات مسرور جلد 4، صفحہ:517)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ اپنے منظوم کلام میں اولاد کے حق میں دعائیں کرتے ہوئے فرماتے ہیں

نجات ان کو عطا کر گندگی سے
برات ان کو عطا کر بندگی سے
رہیں خوشحال اور فرخندگی سے
بچانا اے خدا! بد زندگی سے
وہ ہوں میری طرح دیں کے منادی
فَسُبۡحَانَ الَّذِی اَخۡزَی الۡاَعَادِیۡ
دعا کرتا ہوں اے میرے یگانہ
نہ آوے ان پہ رنجوں کا زمانہ
نہ چھوڑیں وہ ترا یہ آستانہ
مرے مولیٰ! انہیں ہر دم بچانا
یہی امید ہے اے میرے ہادی
فَسُبۡحَانَ الَّذِی اَخۡزَی الۡاَعَادِیۡ

مرسلہ:مریم رحمٰن

اعلان ولادت

- مکرمہ ثمینہ جاوید اہلیہ مکرم صوفی جاوید اقبال شاہد (مرحوم) ملائیشیا سے یہ اعلان بھجواتی ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم ناصر احمد جاوید (وقف نو) اور بہو عزیزہ فرح ناز بنت مکرم اعظم احمد (انچارج روٹی پلانٹ، جلسہ سالانہ قادیان) کو مورخہ 13 جنوری 2022ء کو پہلی بیٹی کی نعمت سے نوازا ہے۔ الحمد للہ۔

پیارے آقا نے ازراہ شفقت نومولود کا نام ''زویا جاوید'' تجویز کیا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں منظوری بھی ارسال فرمائی ہے۔عزیزم ناصر احمد جاوید، مکرم ڈاکٹر صوفی علی محمد (سابق معلم) کے پوتے ہیں اور عزیزہ فرح ناز، مکرم نذیر احمد (درویش نمبر 8 قادیان) ابن بابا نور محمد صاحب باورچی خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی نواسی ہیں۔

قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر دے، نیک اور خادم دین بنائے اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہو۔آمین ثم آمین۔

ادارہ کی جانب سے مبارکباد قبول کریں۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ایڈیٹر کے نام خط

- مکرم اے آر بھٹی لکھتے ہیں:

بلاشبہ الفضل آن لائن ہماری روحانی پیاس بجھانے کے لئے اک بہترین روزنامہ ہے ۔ارشاد باری تعالیٰ، فرمان رسولؐ اور حضرت سلطان القلمؑ کے خزائن اور خلیفۂ وقت و دیگر تحریرات خدا کی رضا کے حصول میں ہماری ممد و مددگار ہیں ۔میرے خیال میں شائد یہ واحد روزنامہ ہے جو پوری دنیا میں سرکولیٹ ہوتا ہے اور دوسرا کوئی نہیں۔ خدا تعالیٰ اسے مینار نور بنائے اور ہمیں اس سے روشنی حاصل کرنے والا بنادے ۔آمین ۔

ایک اور مکتوب میں مزید لکھتے ہیں:

آج مورخہ 22جنوری کاشمارہ میرے سامنے ہے یقین جانیں اسے پڑھتے ہوئے ذہن ایمان کی تازگی محسوس کرتا رہا۔ ارشاد باری تعالیٰ، پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سلطان القلمؑ کے ارشادات بھی ہمارے لئےمشعل راہ ہیں۔ افریقی ممالک میں جماعتی پروگرامز ہوں یا دوسری تحریرات سب نہایت ایمان افروز ہیں۔ آپ کے اداریے کی دوسری قسط بعنوان ’’درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے‘‘ بڑی پُراثر ہے۔ خاکسار کئی سال پہلے کسی جگہ بطور ایڈمنسٹریٹر تعینات تھا اور احمدی ہونے کی وجہ سے شہر میں شدید مخالفت کا سامنا تھا۔ اسی حوالے سے علماء کا ایک وفد میرے دفتر آیا تو میں نے انہیں عزت و اکرام سے بٹھایا اور جس مقصد کے لئے آئے تھے اس کے کرنے کے لئے اسٹاف کو ہدایات دیں اور جب وہ جانے لگے تو ان کی رائے میرے بارے میں کچھ یوں تھی کہ بندہ تو اچھا ہے مگر ہے قادیانی۔ یہ سب کچھ خدا کے فضل اور جماعتی تربیت کا نتیجہ تھا ہمارا اس میں کوئی کمال نہیں ۔اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور ہمیں خلافت سے چمٹے رہنے کی توفیق عطا کرے، آمین ۔پیارے حضور انور کو اللہ تعالیٰ صحت و تندرستی والی عمرخضر عطا فرمائے آمین ۔اللہ تعالیٰ کارکنان الفضل کو صحت و سلامتی سے رکھے اور اسی طرح انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت بجالانے کی توفیق دے آمین ۔

اعلان برائے خصوصی شمارہ

ادارہ الفضل آن لائن ،الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ کی تکمیل پر ایک خصوصی نمبر بہت جلد منظر عام پر لانا چاہتا ہے ۔جس میں دنیا کے وہ تمام مشہور کنارے جہاں جماعت احمدیہ قائم ہوچکی ہے کی تاریخ کو یکجا کیا جائے جیسے ،فجی ،طوالو ، کیری باقی،سموآ آئی لینڈ ،مارشل آئی لینڈ، نیوزی لینڈ، پُرتگال اور ناروے وغیرہ ان پر کام کا آغاز ہوچکا ہے۔ قارئین جو دنیا کے ان کناروں کے علاوہ ایسے علاقوں کو جانتے ہوں جو Corners of the Earth کہلاتے ہوں اور جماعت کا نفوذ وہاں ہوچکا ہو تو اس حوالہ سے معلومات ادارہ کو فوری طور پر مہیا کریں اور تحریر کا ملکہ رکھنے والے مرد و خواتین سے اس حوالہ سے ایسے مضامین لکھ کر بھجوانے کی درخواست ہے جو قارئین کے لئے ازدیاد علم و ایمان کا موجب ہوں ۔کان اللہ معکم ۔

ایڈیٹر روزنامہ الفضل آن لائن

فقہی کارنر

طلاق میں جلدی نہ کرو

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

’’روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو ان کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے۔جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو۔‘‘

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 75)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

دعا کا قاعدہ

اگر یہ شبہ ہو کہ بعض دعائیں خطا جاتی ہیں اور ان کا کچھ اثر معلوم نہیں ہوتا تو میں کہتا ہوں کہ یہی حال دواؤں کا بھی ہے۔ کیا دواؤں نے موت کا دروازہ بند کر دیا ہے؟ یا ان کا خطا جانا غیر ممکن ہے؟ مگر کیا باوجود اس بات کے کوئی ان کی تاثیرات سے انکار کرسکتا ہے؟ یہ سچ ہے کہ ہر ایک امر پر تقدیر محیط ہو رہی ہے۔ مگر تقدیر نے علوم کو ضائع اور بے حرمت نہیں کیا اور نہ اسباب کو بے اعتبار کر کے دکھلایا۔ بلکہ اگر غور کر کے دیکھو تو یہ جسمانی اور روحانی اسباب بھی تقدیر سے بھی باہر نہیں ہیں۔ مثلاً اگر ایک بیمار کی تقدیر نیک ہو تو اسباب علاج پورے طور پر میسر آجاتے ہیں اور جسم کی حالت بھی ایسے درجہ پر ہوتی ہے کہ وہ ان سے نفع اٹھانے کے لیے مستعد ہوتا ہے۔ تب وہ دوا نشانہ کی طرح جاکر اثر کرتی ہے۔ یہی قاعدہ دعا کا بھی ہے۔

(حضرت مسیح موعودؑ از برکات الدّعاء صفحہ 11)

مرسلہ: ناصرہ احمد۔ کینیڈا

29 جنوری 2022ء

شہر		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:40	18:09
مدینہ منورہ	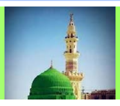	05:44	18:05
قادیان		06:00	18:00
ربوہ		05:40	17:40
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:15	16:48